# مکی عہد میں معاشِ نبوی ﷺ :ایک تحقیقی مطالعہ

# The Prophet's Life in the Mickey Era: A Research Study

*ڈاکٹر حافظ عبد الرشید: چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، وفاقی اردو یونیورسٹی، اسلام آباد۔ hafizabdulrashid@hotmail.com

**ڈاکٹر حبیب الرحمٰن: اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، وفاقی اردو یونیورسٹی، اسلام آباد۔ habibashraf@gmail.com

## ABTRACT

The blessed person of the Holy Prophet (PBUH) is a complete growth for the people of Islam. His Blessed Essence contained all the attributes that could be desired in any corner of life. While he provided a complete guide and practical picture for Muslims in other matters, he also introduced one of the best aspects of the economic system for humanity in which he clarified the lines of individual and collective livelihood. By adopting a lawful and honorable means of livelihood, he taught his ummah that the economic needs of his and his dependents should be met only by adopting a lawful and honorable means of livelihood. Before ascending to the office of Prophet Hood, he raised cattle and for some time after that he made trade his means of livelihood. In this regard, many of his business trips are also of great importance. When Umm Al-Mumineen Khadijah Al-Kubra (RA) came to his marriage, all her wealth and trade came to her and thus Allah Almighty blessed His Holy Prophet (PBUH). Reduced the economic worries of and you enjoyed the invitation with all your heart. Nowhere in the books of Sira do you find that you have ever been a burden to anyone, but you have always been self-sufficient. The following article has been written for the same purpose.

**Keywords:** Holy Prophet (PBUH), Muslims, Khadijah Al-Kubra (RA),Books of Sira.

## 1۔ موضوع تحقیق کا تعارف، پس منظر اور ضرورت و اہمیت

اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا اور رزق دینے والا ہے۔ روٹی، کپڑا اور مکان کا انسان کی بنیادی ضرورتوں میں شمار ہوتا ہے۔ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختلف طرق سے انسان مال کے حصول کی سعی کرتا ہے۔ اس میں تجارت کو سب سے اعلیٰ طریقہ قرار دیا گیا ہے۔ دین اسلام نے مال کمانے کے لیے انسان پر کسی خاص ذریعہ معاش کو اپنانے کی پابندی عائد نہیں کی۔ لیکن اس بات کا پابند ضرور بنایا ہے کہ جو بھی طریقہ اپنایا جائے وہ حلال ہو ۔ رزق حلال کو اسلام نے عبادت قرار دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة۔[1]

رزق حلال کے حصول سے متعلق نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام، كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ۔[2]

"اپنے ہاتھوں سے کما کر کھانے والے شخص سے بہتر کسی نے بہتر روزی نہیں کمائی، اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے۔"

باعزت زیست گزارنے کے لیے ذریعہ معاش کو اپنانا حلال روزی کے زمرہ میں داخل ہے۔ اس ضمن میں تونگری کا حصول نہ صرف ایک مباح کام ہے بلکہ ضرورت کے وقت مال و دولت کا حصول لازمی اور ضروری ہو جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام میں دولت کے حصول اور استعمال کو ناپسندیدہ قرار نہیں دیا گیا بلکہ اس کے ارتکاز اور استحصالی استعمال سے روکا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اسلامی تعلیمات میں تونگری اور مالداری کو فضل الہی میں شمار کیا گیا ہے اور بطورِ اصول معاش کہیں بھی فقر و فاقہ کی تعریف نہیں کی گئی۔ لیکن غیر اسلامی اثرات نے دنیا کے تمام معاشروں میں معاش کے باب میں افراط و تفریط والا رویہ پیدا کر دیا ہے۔ لہٰذا دولت کے حصول اور استعمال کو ناپسندیدہ سمجھا جانے لگا اور فقر و فاقہ کی زندگی کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ اس طرح ایک غیر اسلامی رویہ اسلامی معاشرہ میں رائج ہو گیا۔ متاخرین اہل اسلام نے فقیرانہ زندگی کو اسلام کا مطلوب سمجھ کر نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خیر القرون کے اہل اسلام کی معیشت کو اسی پیمانہ غیر سے ناپنا شروع کیا۔ مالداری کے حصول کو غیر اسلامی اور ناجائز، معاشی فارغ البالی کو ناپسندیدہ اور اقتصادی بہبود کو غیر مطلوب سمجھا۔ حالانکہ اُن کے اس نظریہ کا اسلامی تعلیمات کے ساتھ دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ اس عملی میلان اور ذہنی رجحان کا یہ نتیجہ نکلا کہ چند روایات کو بنیاد بنا کر یہ فیصلہ صادر کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ بالخصوص اور قرونِ اولی کے مسلمان بالعموم فقر و فاقہ کی زندگی کو مطلوبِ اسلام سمجھتے تھے اور مالداری اور غناء سے عمداً احتراز کرتے تھے۔[3] عمومی طور پر معیشت نبوی

[1] التبریزی، مشکوٰۃ المصابیح (مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن)، ص: ۲۴۲
*Al-Tabraizi,Mishkat-Ul-Masabeeh (Makataba Rehmania,Lahore),P:242*

[2] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب البیوع، باب کسب الرجل و عملہ بیدہ (مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن)، حدیث: ۲۰۷۲
*Al-Bukhari,Muhammad Bin Ismaeel,Al-Jame Al-Saheeh,Kitab-ul-Bayoo,Bab Kasb e alrajule(Maktabah Rehmania,Lahore),Hadith:2072*

[3] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں: شبلی نعمانی، مولانا، سیرت النبی (دار المصنفین، اعظم گڑھ، انڈیا، ۱۹۸۳ء)، ص: ۲۸۲-۲۸۳؛ ندوی، سید سلیمان، سیرت النبی (اعظم گڑھ، ۱۹۸۴)، ص: ۴۳۷

ﷺ سے متعلق دو طرح کے نظریات ملتے ہیں، لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ دونوں کا ایک ہی نکتہ پر اتفاق ہے ۔ مستشرقین اور اُن کے پیروکاروں کے نظریے کے مطابق نبی اکرم ﷺ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو معاشی لحاظ سے بہت زیادہ کمزور تھا۔[4] اکثر اہل اسلام اور مشرقین سیرت نگاروں کا نظریہ ہے کہ معاشرتی اور نسبی اعتبار سے آپ ﷺ کا تعلق اعلیٰ خاندان سے تھا لیکن متعدد اسباب کی وجہ سے جن میں یتیمی کو بنیادی حیثیت حاصل تھی، آپ ﷺ کے معاشی حالات بہتر نہ تھے بلکہ کچھ حضرات کے نزدیک یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ معاشی ابتری منشائے الٰہی کا سبب تھی ۔ یہ نقطہ نظر تقریباً تمام مسلم مورخین کی کتب میں موجود ہے ۔[5] ان دونوں نظریات سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی معاشی زندگی شروع سے ہی کمزور تھی اور وہ آہستہ آہستہ فقر و فاقہ میں ڈھلتی گئی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے معاش کی درست زاویوں پر تحقیق کی جائے ۔ کیونکہ معیشتِ نبوی ﷺ ہی اسلام کے معاشی اصول فراہم کرتی ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔

## 2۔ سابقہ علمی و تحقیقی کام کا جائزہ

اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر جو کتب تحریر کی گئیں اُن میں اوصاف احمد کی "علم معاشیات اور اسلامی معاشیات "[6]، سید ابوالاعلی مودودی کی "قرآن کی معاشی تعلیمات "[7]، ڈاکٹر محمود احمد غازی کی "محاضرات معیشت و تجارت

---

*Shibli Numani ,Moulana,Seerat ul Nabi (Dar ul Musannifeen,Azam Garh,India,1983),P:282-283;Nadvi,Syed Suleman,Seerat ul Nabi (Azam Garh ,India,1984),P:437*

[4] ڈی ایس مار گولیتھ، محمد اینڈ دی رائز آف اسلام (لندن، ۱۹۰۵ء)، ص: ۴۷

*DS Margolith, Muhammad and the Rise of Islam (Londran,1905),P:47*

[5] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں: مودودی، سید ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن (مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی، ۱۹۸۲ء)، ۶/۳۷۳؛ یوسف علی، علامہ عبد اللہ، دی ہولی قرآن (امانہ کارپوریشن، پرنٹ وڈ، میری لینڈ، ۱۹۷۹ء)، ص: ۱۶۶۳؛ غفاری، نور محمد، نبی اکرم ﷺ کی معاشی زندگی (مرکز تحقیق، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، لاہور، ۱۹۸۸ء)، ص: ۶۵؛ مودودی، سید ابو الاعلی، سیرت سرور عالم ﷺ (ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۸۰ء)، ۹۵/۲

*Maududi, Syed Abu Ali,Tafheem Ul Quran (Markzi Maktaba Islami,Dehli,1982),6/373; Yusuf Ali, Allama Abdullah, Sfântul Coran (Amana Corporațion, Printwood, Maryland,1979),P:1663;Ghaffari, Noor Mohammad,Nabi Akram(SAW) ki Maashi Zindgi(Makaz Tahqeeq, Dayal Singh Trust Library,Lahore,1988),P:65; Maududi, Syed Abu Ali,Seerat e Sarwar e Alam ( Idara Tarjuman ul Quran ,Lahore,1980),2/95*

[6] ایفا پبلی کیشنز، نئی دہلی، ۲۰۱۷ء

*Efa Publications,New Dehli,2017*

[7] اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۶ء

"[10] معاشیات اسلام " ، سید ابو الاعلی مودودی کی " معاشی مسائل اور قرآنی معلومات ،[9] ، عبد العظیم اصلاحی کی "[8] ، حافظ ذوالفقار علی "معشیت و تجارت کے اسلامی احکام "[11] ،ڈاکٹر فضل الرحمٰن مدنی " سود اور اس کے احکام و مسائل "[12] ، انجینئر حافظ نوید احمد کی " سود حرمت خباشتیں اشکالات "[13] ،ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن کی " سود کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کا تاریخی فیصلہ "[14] ، محمد نجات اللہ صدیقی کی " شرکت و مضاربت کے شرعی اصول "[15] ،ڈاکٹر یوسف قاسم کی " صنعت و تجارت کی زکوۃ اور سعودی عرب میں اس کا نفاذ "[16] ، محمد نجات اللہ صدیقی کی " غیر سودی بنک کاری "[17] ،ڈاکٹر فضل الٰہی کی " قرض کے فضائل و مسائل "[18] ، محمد اکرم خان کی "مسئلہ سود اور غیر سودی مالیات "[19] ،ڈاکٹر شاہ فیض الابرار صدیقی کی " مضاربت میزان شریعت میں "[20] ، تنویر احمد مگوں کی " نفع دونوں جہانوں کا

---

*Islamic Publications,Lahore,2016*

[8] الفیصل و تاجران کتب ،لاہور، ۲۰۱٦ء

*Al-Faisal wa Tajiran Kutab ,Lahore,2016*

[9] ادارہ علوم القرآن ، علی گڑھ ، یوپی ، ۲۰۱۵ء

*Idara Uloom-Ul-Quran,Ali Garh,UP,2015*

[10] اسلامک پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱٦ء

*Islamic Publications,Lahore,2016*

[11] ابو ہریرہ اکیڈمی ،لاہور، ۲۰۱۲ء

*Abu Huraira Academy, Lahore,2012*

[12] مکتبہ قدوسیہ ،لاہور، ۲۰۱۸ء

*Maktaba Quddosia,Lahore,2018*

[13] تنظیم اسلامی ،لاہور، ۲۰۱۷ء

*Tanzeem e Islami,Lahore2017*

[14] صدیقی ٹرسٹ ، کراچی ، ۲۰۱۵ء

*Siddiqi Trust,Karachi,2015*

[15] اسلامی پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء

*Islamic Publications,Lahore,2015*

[16] چوہدری عبد الباقی نسم دار التبلیغ رحمانیہ ،لاہور، ۲۰۱۵ء

*Choudary Abdulbaqi Nasm Dar ul Tableegh Rahmania,Lahore,2015*

[17] اسلامک پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۵ء

*Islamic Publications,Lahore,2015*

[18] دار النور ، اسلام آباد ، ۲۰۱۰ء

*Dar ul Noor ,Islamabad,2010*

[19] مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن ،لاہور، ۲۰۱۰ء

*Maktaba Markazi Anjuman Khuddam ul Quran,Lahore,2010*

[20] جامعہ ابی بکر الاسلامیہ ، کراچی ، ۲۰۱۸ء

سودی قرض کی حرمت اور اسلامی بینکاری کی اہمیت "[21] ، مختلف اہل علم کی "جدید اقتصادی مسائل شریعت کی نظر میں "[22] ، قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کی "جدید تجارتی شکلیں شرعی نقطہ نظر "[23] ،ڈاکٹر مفتی عبد الواحد کی "جدید معاشی مسائل اور مولانا تقی عثمانی کے دلائل کا جائزہ "[24] ،ڈاکٹر محمود احمد غازی کی "حرمت ربا اور غیر سودی مالیاتی نظام "[25] ، محمد ابوزہرہ مصری کی "حرمت سود "[26] ، گوہر رحمٰن کی "حرمت سود پر عدالتی بیانات "[27] اور "حرمت سود۔اشکالات کا علمی جائزہ "[28] ،حافظ عبد السلام بن محمد کی "حلال و حرام کاروبار شریعت کی روشنی میں "[29] ،حافظ ذوالفقار علی کی "دور حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم "[30] ،ڈاکٹر عصمت اللہ کی "زر کا تحقیقی مطالعہ شرعی نقطہ نظر سے "[31] ، شمس الحق افغانی کی "سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام کا اسلامی معاشی نظام سے موازنہ "[32]،ڈاکٹر نور محمد

---

*Jamia Abi Bakar Islamia,Karachi,2018*

[21] پاکستان بزنس فورم، کراچی،۲۰۱۸ء

*Pakistan Busnes Form,Karachi,2018*

[22] انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز،اسلام آباد، ۲۰۱۵ء

*Institute of Policy Studies,Islamabad,2015*

[23] ایفا پبلی کیشنز، نئی دہلی، ۲۰۱۵ء

*Efa Publications,New Dehli,2015*

[24] مجلس نشریات اسلامی، کراچی، ۲۰۱۵ء

[25] انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء

*Institute of Policy Studies,Islamabad,2010*

[26] ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۲۰۱۵ء

*Idara Tahqeeqaat e Islami,Islamabad,2015*

[27] مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۲۰۱۰ء

*Maktaba Tafheem Ul Quran ,Mardan,2010*

[28] ادارہ معارف اسلامی منصور، لاہور، ۲۰۱۰ء

*Idara Maarif e Islami Mansoor,Lahore,2010*

[29] دار الاندلس،لاہور،۲۰۱٦ء

*Dar Ul Undlas,Lahore,2016*

[30] ابوہریرہ اکیڈمی،لاہور، ۲۰۱۰ء

*Abu Huraira Academy,Lahore,2010*

[31] ادارہ معارف، کراچی، ۲۰۱۱ء

*Idara Maarif e Islami ,Karachi,2011*

[32] ادارۃ البحوث الاسلامیہ، بنارس، ۲۰۱۵ء

*Idarat ul Buhoos ul Islamia, Banaras,2015*

غفاری کی "سرمایہ دارانہ نظام انشورنس اور اسلام کا نظام کفالت عامہ "[33] ،ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری کی "سرمایہ دارانہ نظام ایک تعارف "[34] ، محمد احمد حافظ کی "سرمایہ دارانہ نظام ایک تنقیدی جائزہ "[35] ، عمانویل الرسٹائن اور دیگر کی "Does Capitalism Have a Future" مترجم : سرمایہ داری کا مستقبل ،ترجمہ از صابر علی "[36] ،ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری کی "سرمایہ داری کے نقیب "[37] ، سید ابوالاعلی مودودی کی "سود "[38] ، محمد عبید الاسعدی کی "سود اور اسلامی نقطہ نظر "[39] ، محمد نجات اللہ صدیقی کی "اسلام کا نظریہ ملکیت "[40] ، حکیم محمد اسحاق کی "اسلام کا نظریہ کسب وانفاق "[41] ، حافظ زبیر ازہر کی "اسلامی اجتماعیت میں خاندان کا کردار "[42] ،اوصاف احمد کی "اسلامی بینکاری نظریاتی بنیادیں اور عملی تجربات "[43] ،ڈاکٹر اعجاز احمد صمدانی کی "اسلامی بینکاری ایک حقیقت پسندانہ جائزہ "[44] ،زاہد صدیق مغل کی

---

[33] مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، لاہور، ۲۰۱۷ء
*Markaz e Tahqeeq Dayal Singh Trust Library, Lahore,2017*

[34] کتاب محل، لاہور، ۲۰۱۷ء
*Kitab Mahal,Lahore,2017*

[35] الغزالی پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۱۸ء
*Al-Ghazali Publications,Karachi,2018*

[36] وراثت پبلی کیشنز، ۲۰۲۰ء
*Waris Publications,2020*

[37] لیگسی بک، لاہور، ۲۰۲۰ء
*Legsi Book,Lahore,2020*

[38] اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء
*Islamic Publications,Lahore,2015*

[39] ایفا پبلی کیشنز، نئی دہلی، ۲۰۱۵ء
*Efa Publications,New Dehli,2015*

[40] اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء
*Islamic Publications,Lahore,2015*

[41] منظور حسین اکیڈمی، کراچی، ۲۰۱۵ء
*Manzoor Hussain Academy ,Karachi,2015*

[42] کلیہ معارف اسلامی، جامعہ کراچی، کراچی، ۲۰۱۲ء
*Kulia Maarif e Islami,Jamia Karachi,Karachi,2012*

[43] انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، ۲۰۱۶ء
*Institute of Policy Studies,Islamabad,2016*

[44] ادارہ اسلامیات، کراچی، ۲۰۱۸ء
*Idara Islamiyat,Karachi,2018*

"اسلامی بینکاری و جمہوریت فکری پس منظر اور تنقیدی جائزہ "[45] ،ابو نعمان بشیر احمد کی "اسلامی تجارت "[46] ،حافظ مجیب اللہ ندوی کی "اسلامی قانون محنت و اجرت "[47] ، محمد ایوب کی " اسلامی مالیات "[48] ، عبد الحمید ڈاڑ کی "اسلامی معاشیات "[49] ،ام عبد منیب کی "اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار "[50] ، طفیل احمد قریشی کی "اقتصادی مسائل اور اُن کا حل "[51] ، عبد الحمید صدیقی کی "انسانیت کی تعمیر نو اور اسلام "[52] ،حافظ عاطف وحید کی "انسداد سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے ۱۴ سوال "[53] ،امین اشعر کی "انقلابی عمل ایک اسلامی تجربہ"[54] ، فضل الرحمٰن بن محمد کی "انکم ٹیکس کی شرعی حیثیت "[55] ،ڈاکٹر محمد علی القری کی "بنک کا سودا قتصادی اور شرعی نقطہ نظر سے "[56] ،ڈاکٹر نور محمد غفاری کی " تجارت کے اسلامی اصول و ضوابط "[57] ، عبد الرحمٰن فاتح کی "ترقی یافتہ ممالک کی معاشی ترقی کی تاریخ

[45] مکتبہ وراثت ، لاہور، ۲۰۱۳ء

*Maktaba Warasat,Lahore,2013*

[46] مکتبہ اسلامیہ ،لاہور، ۲۰۱۴ء

*Maktaba Islamia,Lahore,2014*

[47] مرکز تحقیق دیال ٹرسٹ لائبریری، لاہور، ۲۰۱۶ء

*Markaz e Tahqeeq Dayal Singh Trust Library, Lahore,2016*

[48] رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۴ء

*Riphah International University , Islamabad,2014*

[49] علمی کتب خانہ ،لاہور، ۲۰۱۵ء

*Ilmi Kutab Khana,Lahore,2015*

[50] مشربہ علم و حکمت ،لاہور، ۲۰۱۴ء

*Mashraba Ilm o Hikmat,Lahore,2014*

[51] یورپ اکادمی، اسلام آباد،۲۰۱۶ء

*Yorp Academy, Islamabad,2016*

[52] اسلامک پبلی کیشنز،لاہور،۲۰۱۹ء

*Islamic Publications,Lahore,2019*

[53] انجمن خدام القرآن ،لاہور، ۲۰۱۷ء

*Injuman Khuddam Ul Quran , Lahore,2017*

[54] مکتبہ وراثت ،لاہور، ۲۰۲۰ء

*Maktaba Wirasat,Lahore,2020*

[55] دار الدعوۃ السلفیۃ،لاہور، ۲۰۱۵ء

*Dar ul Dawat al Salfia,Lahore,2015*

[56] انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، ۲۰۱۵ء

*Institute of Policy Studies,Islamabad,2015*

[57] شیخ الہند اکیڈمی، کراچی، ۲۰۱۸ء

*Sheikh ul Hind Academy ,Karachi, 2018*

"[58] ، پروفیسر خورشید احمد کی "ترقیاتی پالیسی کی اسلامی تشکیل "[59] ،ابراہیم بن عبد المقتدر کی "۱۰۰ حرام کاروبار اور تجارتی معاملات "[60] ، سید حامد عبد الرحمٰن الکاف کی "احادیث مزارعت کا ایک مطالعہ [61] ،ڈاکٹر محمد طاہر منصوری کی "احکام بیع "[62] ، عبد الرحمٰن کیلانی کی "احکام تجارت اور لین دین کے مسائل "[63] ، محمد علی جانباز کی "احکام وقف و ہبہ "[64] ، محمد بن صالح العثیمین کی "ادھار کے معاملات "[65] ،ڈاکٹر نعیم صدیقی کی "اسلام اور جدید معاشی تصورات "[66] ، سید ابو الاعلی مودودی کی "اسلام اور جدید معاشی نظریات "[67] ، محمد تقی عثمانی کی "اسلام اور جدید معیشت و تجارت "[68] ،ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی مترجم کتاب "اسلام اور معاشی تحفظ "[69] ، عبدالرحمٰن کیلانی کی "اسلام میں

[58] نیو بک پلس، لاہور، ۲۰۱۸ء
New Book Plus ,Lahore,2018

[59] انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، ۲۰۱۵ء
Institute of Policy Studies,Islamabad,2015

[60] مکتبہ بیت السلام، الریاض، ۲۰۱۴ء
Maktaba Bait ul Salam , Al-Riaz,2014

[61] دار الدعوۃ السّلفیہ، لاہور، ۲۰۱۶ء
Dar ul Dawat al Salfia,Lahore,2016

[62] ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۲۰۱۵ء
Idara Tahqiqaat e Islami, Islamabad,2015

[63] مکتبۃ السلام، لاہور، ۲۰۱۱ء
Maktabat ul Salam,Lahore,2011

[64] مکتبہ جامعہ رحمانیہ، سیالکوٹ، ۲۰۱۷ء
Maktaba Jamia Rahmania, Sialkot,2017

[65] مکتبہ اسلامیہ، لاہور، ۲۰۱۶ء
Maktaba Islmia,Lahore,2016

[66] مکتبہ دانیال، لاہور، ۲۰۱۷ء
Maktaba Danial,Lahore,2017

[67] اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء
Islamic Publications,Lahore,2015

[68] مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ۲۰۱۹ء
Maktbah Maarif ul Quran , Karachi,2019

[69] البدر پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء
Al-Badar, Publications ,Lahore,2015

دولت کے مصارف "[70] اور "اسلام میں ضابطہ تجارت "[71] ،ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی مترجم کتاب "اسلام میں غریبی کا علاج "[72] ، حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی "اسلام کا اقتصادی نظام "[73] ، نصرت علی اثیر کی "اسلام کا قانون اراضی "[74] ،ڈاکٹر نور محمد غفاری کی "اسلام کا قانون تجارت "[75] اور "اسلام کا قانون محاصل "[76] ،پروفیسر چوہدری غلام رسول چیمہ کی "اسلام کا معاشی نظام "[77] ،ڈاکٹر اسرار احمد کی "اسلام کا معاشی نظام "[78] ، سید محمد امین الحق کی "اسلام کا معاشی نظام اور معاشی نظریات "[79] ، محمد بخش مسلم کی "اسلام کا نظام بیت المال "[80] ، قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کی "اسلام کا نظام معیشت شیئرز اور کمپنی "[81] ، خلیل الرحمٰن کی "اسلام کا نظریہ محنت "[82] ، محمد نجات اللہ صدیقی کی

---

[70] مکتبۃ السلام، لاہور، ۲۰۰۹ء

*Maktabat ul Slama,Lahore,2009*

[71] مکتبۃ السلام، لاہور، ۲۰۱۵ء

*Maktabat ul Slama,Lahore,2015*

[72] مکتبہ اسلامیہ، لاہور، ۲۰۱۶ء

*Maktaba Islmia,Lahore,2016*

[73] شیخ الہند اکیڈمی، کراچی، ۲۰۲۰ء

*Sheikh ul Hind Academy ,Karachi, 2020*

[74] مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، لاہور، ۲۰۱۵ء

*Markaz e Tahqeeq Dayal Singh Trust Library, Lahore,2015*

[75] مرکز تحقیق دیال سنگھ لائبریری، لاہور، ۲۰۱۵ء

*Markaz e Tahqeeq Dayal Singh Trust Library, Lahore,2015*

[76] مرکز تحقیق دیال سنگھ لائبریری، لاہور، ۲۰۱۵ء

*Markaz e Tahqeeq Dayal Singh Trust Library, Lahore,2015*

[77] علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۵ء

*Ilm o Irfan Publishers, Lahore,2015*

[78] انجمن خدام القرآن، لاہور، ۲۰۱۷ء

*Anjuman Khuddam Ul Quran , Lahore,2017*

[79] شعبہ تعلیم و مطبوعات، محکمہ اوقاف، لاہور، ۲۰۱۸ء

*Shuba Taleem o Matboaat , mahkma Aoqaaf, Lahore,2018*

[80] مکتبہ خاور، لاہور، ۲۰۱۸ء

*Maktaba Khawar,Lahore,2018*

[81] ایفا پبلی کیشنز، نئی دہلی، ۲۰۱۶ء

*Efa Publications,New Dehli,2016*

[82] آل پاکستان فیڈریشن آف لیبر، ۲۰۱۶ء

*All Pakistan Federation of Lebber,2016*

"اسلام کا نظریہ ملکیت "[83] ، سید مناظر احسن گیلانی کی "اسلامی معاشیات "[84]،ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی "اسلامی نظام معیشت کے بنیادی اصول "[85]اور ابو سالم کی "معاشیات کی ماہیت واہمیت "[86] دستیاب ہوئی ہیں۔

## 3۔ مکی عہد میں معاش نبوی ﷺ

مکہ مکرمہ میں نبی اکرم ﷺ کی پیدائش ہوئی اور اسی شہر میں آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے ۵۳ برس گزارے۔ اس دوران آپ ﷺ کے جو ذرائع معاش رہے ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

### i۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ترکہ

آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت بکریوں کا ایک ریوڑ، پانچ اونٹ اور ایک لونڈی ترکہ میں چھوڑی۔اس لونڈی کا نام "برکۃ" جبکہ کنیت "ام ایمن " تھی، نبی اکرم ﷺ ان تمام چیزوں کے وارث بنے۔[87] شادی کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ایک مکان دیا تھا، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد وراثت میں یہ بھی آپ ﷺ کو ترکے میں ملا۔یہ مکان نہ صرف آپ ﷺ کی ملکیت میں رہا بلکہ ہجرت مدینہ تک آپ ﷺ اسی میں قیام پذیر رہے۔علامہ فاکہی کی رائے کے مطابق یہ مکان ہاشم بن مناف کی ملکیت تھا،اُن کی وراثت سے حضرت عبد المطلب کو ملا،اُن سے منتقل ہوتا ہوا یہ حضرت عبداللہ کے ترکے سے نبی اکرم ﷺ کو ملا۔[88] بنو ہاشم کے جتنے بھی لوگ ہجرت کرکے مدینہ منورہ چلے گئے تھے ، عقیل بن ابو طالب نے اُن کے تمام کے مکانات کو فروخت کر دیا تھا۔[89] صحیح بخاری کی ایک روایت بھی اسی تائید

---

[83] اسلامک پبلکیشنز،لاہور،۲۰۱۵ء

*Islamic Publications,Lahore,2015*

[84] دار الکتاب، ممبئی، س ن

*Dar ul Kitab Bembai, Seen Noon*

[85] منہاج القرآن پبلی کیشنز،لاہور، س ن

*Minhaj Ul Quran Publications , Lahore, Seen Noon*

[86] انجمن ترقی اردو، دہلی،۱۹۴۵ء

*Anujuman Tarakki Urdu,Dehli, 1945*

[87] ابن سعد،الطبقات الکبری (دار الکتب العلمیہ بیروت، س ن)،۱/۸۰

*Ibn e Saad, Al-Tabqaat ul Kubra (Dar ul Kutab Al-Ilmia ,Beroot,Seen Meen),1/80*

[88] ابن حجر،احمد بن علی بن محمد، فتح الباری (دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن)، ۵۷۶/۳

*Ibn e Hajar,Ahmad Bin Ali Bin Muhammad ,Fatah Ul Baari(Dar ul Kutab Al-Ilmia ,Beroot,Seen Meen),3/576*

[89] ارزقی،اخبار مکہ، ۱۶۱/۲

*Arzuki, Akhbaar e Makkah,2/161*

کرتی ہے۔[90] حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک کامیاب، تجربہ کار اور خوش حال تاجر تھے۔ان کی آخری تجارت کا نفع اور اس سے پہلے تجارتی اسفار سے حاصل شدہ جمع پونجی یقیناً ان کے بیٹے کو ملی ہو گی۔

### ii۔حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی کفالت

نبی اکرم ﷺ کے دادا حضرت عبد المطلب آپ ﷺ سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے اور ہمیشہ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔آپ ﷺ کے دادا جان کی یہ شان تھی کہ اُن کے لیے خانہ کعبہ کے سایہ میں ایک عالی شان فرش بچھایا جاتا۔اُس کسی اور کو بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی حتی کہ اُن کی اولاد بھی اس فرش کے ارد گرد بیٹھتی تھی لیکن نبی اکرم ﷺ بلا تکلف اس پر بیٹھ جایا کرتے تھے۔[91] حضرت عبد المطلب کو آپ ﷺ کے ساتھ اتنا انس تھا کہ وہ آپ ﷺ بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے۔[92] نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک ابھی صرف آٹھ برس تھی کہ آپ ﷺ کے دادا جان کی وفات ہو گئی۔اِن کی وفات پر اہل علاقہ اس قدر غمگین ہوئے کہ شہر مکہ کئی روز کے لیے بند ہو گیا۔[93] اس پس منظر سے واضح ہوتا ہے کہ آٹھ سال کی عمر تک نبی اکرم ﷺ کو معاشی اعتبار سے کسی بھی تنگی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔کیونکہ دادا کی جانب سے آپ ﷺ کو جو پیار ملا وہ حقیقی والدین کے پیار سے کم نہ تھا۔

### iii۔ابو طالب کی کفالت

حضرت عبد المطلب کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے آپ ﷺ کی کفالت اپنے ذمہ لے لی۔ حضرت عبد المطلب کے دس بیٹوں میں سے ابو طالب ہی آپ ﷺ کے حقیقی چچا تھے۔ابو طالب کے کثیر العیال ہونے کے سبب اگرچہ آپ ﷺ کی کفالت اُس طرح نہ ہو سکی جس طرح آپ ﷺ کے دادا کرتے تھے لیکن پھر بھی وہ آپ ﷺ کو اپنی اولاد سے زیادہ پیار کرتے، سونے، کھانے میں شریک رکھتے اور حضر و سفر میں ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔[94] کھانے کے دوران بعض دفعہ ابو طالب کے بچے استغناء کا مظاہرہ نہ کرتے جس کو ابو طالب بہت زیادہ

---

[90] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب این رکز النبی ﷺ الرایۃ یوم الفتح، حدیث: ۴۲۸۲
*Al-Bukhari,Al-Jame Al-Saheeh ,Hadith:4282*

[91] الشامی، محمد بن یوسف، سبل الہدی والرشاد (دار صادر، بیروت س ن)، ۱۲۹/۲
*Al-Shami,Muhammad Bin Yousuf,Subl ul Huda Wal Rishad(Dar e Sadar,Beroot),2/129*

[92] ابن سعد، الطبقات الکبری، ۹۵/۱
*Ibn e Saad, Al-Tabqaat ul Kubra,1/240*

[93] شامی، سبل الہدی والرشاد، ۱۳۵/۲
*Al-Shami ,Subl ul Huda Wal Rishad,2/135*

[94] ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ (دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۹م)، ۱۳۱/۱
*Ibn e Jouzi,Abdulrehman Bin Ali Bin Muhammad,Al-wafa Be Ahwal Al-Mustafa(Dar ul Kutab Al-Ilmia ,Beroot,1999),1/131*

ناپسند کرتے تھے۔جب روکنے اور احساس دلانے کے باوجود بچوں پر کوئی اثر نہ ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کے لیے کھانے کا علیحدہ انتظام کرنا شروع کر دیا تاکہ بچوں کا غیر مہذب رویہ آپ ﷺ کی طبیعت پر گراں نہ گزرے۔[95] اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مہربان چچا نے آپ ﷺ کی نصرت وحمایت، معاشی کفالت اور تجمیل و تکریم میں اپنی بساط کے مطابق کوئی کمی نہ ہونے دی۔

### iv۔ بکریاں چرانا

نبی اکرم ﷺ جب سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس سکونت پذیر تھے تو وہاں اپنے رضائی بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے جایا کرتے تھے۔اس کے بعد بھی آپ ﷺ اس شغل میں مصروف رہے۔گائے اور اونٹوں کے مقابلے میں بکریوں کو چرانے میں زیادہ دشواری ہوتی ہے۔کیونکہ بکریاں کبھی ایک چراگاہ میں چرتی ہیں اور کبھی دوسری چراگاہ میں۔چرواہا اُن کو درندوں سے محفوظ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔بکریوں کی مانند امتی بھی دائیں بائیں بھاگتے پھرتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام اُن کو شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔[96] بکریاں چرانے سے انسانی طبیعت میں محنت کا شوق، حلم وبردباری، ملکی انتظام کی اہلیت اور رعایا پروری پیدا ہوتی ہے کہ بکریوں کو ہر وقت محافظ کی ضرورت ہوتی ہے اور ان میں نظم وضبط نہیں ہوتا، جو بندہ ان پر قابو پالے گا وہ عوام کی دیکھ بھال بھی کر لے گا۔[97] اللہ تعالی نے جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا سب نے بکریاں چرائی ہیں۔نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ۔[98]

"اللہ تعالی نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھی بکریاں چراتے تھے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، میں بھی چند قیراط کے عوض مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔"

---

[95] شامی، سبل الہدی والرشاد، ۲/۱۸۴

*Al-Shami ,Subl ul Huda Wal Rishad,2/184*

[96] ابن حجر، فتح الباری، ۴/۵۵۷

*Ibn e Hajar ,Fatah Ul Baari,4/557*

[97] نعیمی، مفتی احمد یار خان، مرآۃ المناجیح (قادری پبلشرز، لاہور، س ن)، ۴/۳۸۵

*Naeemi, Mufti Ahmad Yaar Khan,Miraat-Ul-Manajeeh)Qadri Publishers,Lahore),4/385*

[98] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاجارۃ، باب رعی الغنم علی قراریط، حدیث: ۲۲۶۲

*Al-Bukhari,Al-Jame Al-Saheeh ,Hadith:2262*

اس حدیث کی تشریح میں محققین کا اختلاف ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ قراریط، قیراط کی جمع ہے جو کہ دینار کا بیسواں یا چوبیسواں حصہ بنتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اہل مکہ کی بکریاں اجرت لے کر چرایا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس حدیث کو "کتاب الاجارۃ" میں ذکر کیا گیا ہے۔ امام ابن ماجہ کے استاد سوید بن سعید کی بھی یہی رائے ہے۔ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ "قراریط "ایک جگہ کا نام ہے جو مقام "اجیاد" کے قریب واقع ہے۔ علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ نے اسی قول کو پسند کیا ہے اور علامہ عینی نے اس حدیث کے تحت تمام اقوال کو نقل کر علامہ ابن جوزی کی رائے کو درست قرار دیا ہے۔[99] دوسری رائے کو درست ماننے کی صورت میں اجرت پر بکریاں چرانا بھی آپ ﷺ کی کی عظمت و شان کی دلیل ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ سب سے بڑے خوددار، غیور اور اپنے ہاتھ سے رزق حلال کمانے والے تھے۔ نیز بکریاں چرانا اہل عرب کے نزدیک ایک قابل قدر اور باعزت پیشہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے امراء اور شیوخ بھی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اعلانِ نبوت کے بعد بھی آپ ﷺ نے کئی مرتبہ خوش ہو کر بکریاں چرانے کا ذکر کیا۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کا ہاتھ بٹانے کے لیے اجرت پر بکریاں چرانا قبول فرمایا ہو۔ یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کو محنت کرکے رزق حلال کمانے کی ترغیب دینے کے لیے ایسا کیا ہو۔ جن لوگوں کا نظریہ یہ ہے کہ محنت کرنا شان نبوت یا شان علم کے خلاف ہے یہ ان کی ایسی بھول ہے جس کا خمیازہ آج پوری انسانیت کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ معاشرے میں دینی شخصیتوں کی بے اثری کی وجہ یہی ہے کہ وہ معاشی طور پر مضبوط نہیں ہے۔ اُن کی اسی بے اثری کے سبب دینی لوگوں کا غلبہ ختم ہو گیا ہے۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے دور میں مال کو ناپسند کیا جاتا تھا لیکن ہمارے دور میں مال مسلمان کی ڈھال ہے۔ اگر ہمارے پاس مال نہ ہوتا تو یہ مال دار لوگ ہماری قدر نہ کرتے۔ جس بندے کے پاس مال ہو وہ اس کو بڑھانے کی کوشش کرے۔ کیونکہ اس دور میں جو بندہ محتاج ہو گا وہ سب سے پہلے دین کو اپنے ہاتھوں ضائع کرے گا۔[100]

### ۷۔ تجارت

جوانی کی عمر کو پہنچنے پر آپ ﷺ تجارت شروع فرمائی۔ آپ ﷺ کے خاندان بنو ہاشم اور قریش مکہ بھی تجارت ہی کیا کرتے تھے، آپ ﷺ کے آباؤ اجداد بھی اسی پیشہ سے شہرت رکھتے تھے اور آپ ﷺ کے والد محترم

[99] بدر الدین عینی، محمود بن احمد بن موسیٰ، عمدۃ القاری (دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۱م)، ۶/۶۳۱

*Badr-ul-Deen Aini,Mahmood Bin Ahmad Bin Mousa,Umdat-Ul-Qari(Dar ul Kutab Al-Ilmia ,Beroot,2001),6/631*

[100] ابن سعد، الطبقات الکبری، ۱/۱۲۶

*Ibn e Saad, Al-Tabqaat ul Kubra,1/126*

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ تجارت کی غرض سے ہی ملک شام گئے تھے اور واپسی پر مدینہ منورہ قیام کے دوران آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ تجارت کے معاملات میں آپ ﷺ تجارتی معاملات کو بالکل صاف رکھتے تھے ۔ حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُونِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ يَعْنِي بِهِ , قُلْتُ: صَدَقْتَ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي كُنْتَ شَرِيكِي فَنِعْمَ الشَّرِيكُ كُنْتَ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي۔[101]

"میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، تو لوگ میری تعریف اور میرا ذکر کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : میں ان کو تم لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں "میں نے عرض کیا: سچ کہا آپ نے میرے باپ ماں آپ پر قربان ہوں، آپ میرے شریک تھے، تو آپ ایک بہترین شریک تھے، نہ آپ لڑتے تھے اور نہ جھگڑتے تھے۔"

تجارتی معاملات میں وعدہ کا لحاظ کرنا بہت بڑی خوبی سمجھی جاتی ہے۔ جو تاجر اپنا وعدہ وفا کرتا ہے لوگ اس پر اعتماد زیادہ کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ وعدہ کی پاسداری کا سب سے اعلیٰ نمونہ تھے۔ حضرت عبد اللہ بن ابو الحمساء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ، وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ، فَنَسِيتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ، فَقَالَ: يَا فَتًى، لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ۔[102]

"میں نے بعثت سے پہلے نبی اکرم ﷺ سے ایک چیز خریدی اور اس کی کچھ قیمت میرے ذمے رہ گئی تو میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں اسی جگہ اسے لا کر دوں گا، پھر میں بھول گیا، پھر مجھے تین دن کے بعد یاد آیا تو میں آیا، دیکھا کہ آپ اسی جگہ موجود ہیں، آپ نے فرمایا : اے جوان! تو نے مجھے زحمت میں ڈال دیا، اسی جگہ تین دن سے میں تیرا انتظار کر رہا ہوں۔"

[101] السجستانی، سلیمان بن اشعث، امام، السنن، کتاب الادب، باب فی کراہیۃ المراء (مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن)، حدیث: ۴۸۳۶
*Al-Sajastani,Suleman Bin Ashas,Al-Sunnan,Kitab-Ul-Adab,Bab Fi Karahyat-el-Mara(Maktaba Rehmania,Lahore,Seen Meen),Hadith:4837*

[102] السجستانی، السنن، کتاب الادب، باب فی العدۃ، حدیث: ۴۹۹۶
*Al-Sajastani,Suleman Bin Ashas,Al-Sunnan ,Hadith:4996*

تجارت کا یہ سلسلہ آپ ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد بھی جاری رکھا۔[103] البتہ نبوت کے کام میں ہر وقت مشغولیت کی وجہ سے آپ ﷺ نے مضاربت شروع فرمادی۔ آپ ﷺ اپنا مال بطور مضاربت دوسروں کو دیتے تھے جس سے آپ ﷺ کو اچھا خاصہ نفع مل جاتا تھا۔

### vi۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دولت

مکی معیشت نبوی ﷺ میں حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دولت کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہاکے ساتھ شادی سے پہلے آپ ﷺ غناء کی حدتک پہنچ چکے تھے۔ کیونکہ آپ ﷺ باقاعدہ طور پر تجارت کیا کرتے تھے۔ دو تین مرتبہ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامان کی تجارت کر چکے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب آپ ﷺ کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی تو آپ ﷺ نے کھانے پینے کے انتظامات کے علاوہ اپنے سسرال والوں کو کپڑے پہنچائے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بیس اونٹیاں حق مہر میں دیں۔[104] ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے چار سو درہم حق مہر ادا فرمایا۔[105] ایک روایت میں پانچ سو طلائی حق مہر کا ذکر ہے۔[106] اور ایک روایت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کا حق مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سونا مقرر کیا گیا تھا۔[107] ایک روایت یہ ملتی ہے کہ جناب ابو طالب نے سیدہ کا مہر بارہ اوقیہ چاندی اور بیس درہم مقرر کیا۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اس طرح بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم کے برابر ہوئے۔ اس میں بیس درہم ملائے جائیں تو پانچ سو درہم پورے ہو جاتے ہیں۔[108] سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جب آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں تو انہوں نے اپنا سارا مال آپ ﷺ کے قدموں میں نہ صرف قربان کر دیا بلکہ کفار مکہ کی جانب سے آپ ﷺ کو پیش آنے والی تمام پریشانیوں میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی رہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد

---

[103] ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ۲/۲۴۴

*Ibn e Kaseer,Al-Bidaya Wal Nihaya,2/244*

[104] ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ۱/۱۹۰

*Ibn e Hisham,Al-Seerat-ul-Nabvia,1/190*

[105] الزرقانی، شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیا (دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۶م)، ۱/۳۷۷

*Al-Zarqani,Sharah-ul-Zarqani Ala Mawahab-ul-Dunia(Dar-ul-Kutab-al-Ilmia,Beroot,1996),1/377*

[106] ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن)، ۸/۶۰

*Ibn e Hajar Askalani,Ahmad Bin Ali,Al-Isabah Fi Tamyeez-el-Sahabah(Dar-ul-Kutab Al-Ilmia,Beroot,Seen Meen),8/60*

[107] الدہلوی، عبد الحق، مدارج النبوۃ (شبیر برادران، لاہور، س ن)، ۲/۲۷

*Al-Dahlvi,Abdulhaq,Madarj-ul-Nabuwwah)Shabbir Brothoran,Lahore,Seen Meen),2/27*

[108] الزرقانی، شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیا، ۱/۲۰۱

*Al-Zarqani,Sharah-ul-Zarqani Ala Mawahab-ul-Dunia,1/201*

آپ رضی اللہ عنہا کا سارا مال بھی آپ ﷺ کو ہی ملا ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پہلے شوہر عتیق بن عائذ سے ایک بیٹی تھی اور زمانہ جاہلیت میں بیٹیوں کو وراثت نہیں دی جاتی تھی۔ دوسرے شوہر سے ان کے دو بیٹے تھے، ان دونوں میں سے حارث کا انتقال تو سیدہ رضی اللہ عنہا کی حیات میں ہی ہو گیا تھا۔ لہٰذا اس کو وراثت ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور دوسرے لڑکے کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی۔ اس لیے یہ قوی امید کی کی جا سکتی ہے کہ سیدہ کی وراثت ساری نبی اکرم ﷺ کو ہی ملی ہو گی۔

### vii۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تحائف و ہدایا

مختلف کتبِ حدیث و سیرت سے کچھ ایسی روایات ملتی ہیں جن کا تعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تحائف و ہدایا کے ساتھ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے سب سے قریبی ساتھی تھے۔ اُن کو صدیق کا لقب اسی لیے دیا گیا تھا کہ انہوں نے اپنی جان، مال اور خدمات سے ہر ہر قدم پر آپ ﷺ کی تصدیق کی تھی۔ ان کے متعلق ہی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

ما نفعني مال أحد قطّ ما نفعني مال أبي بكر۔[109]

"کسی کے مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا ابو بکر صدیق کے مال نے دیا ہے۔"

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ما نفعني مال قطّ ما نفعني مال أبي بكر'' قال فبكٰي أبوبكر وقال : هل أنا و مالي إلّا لک يا رسول االله۔[110]

"کسی کے مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا ابو بکر صدیق کے مال نے دیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کہ میں اور میرا مال صرف آپ کے لیے ہے۔"

ایک مقام پر یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں:

ما مال رجل من المسلمين أنفع من مال أبي بكر قال و كان رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم يقضي في مال أبي بكر كما يقضي في مال نفسه۔[111]

[109] الترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع، ابواب المناقب (مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن)، حدیث: ۳۶۶۱
*Al-Tirmazi,Muhammad Bin Eisa,Al-Jame(Maktaba Rehmania,Lahore,Seen Meen),Hadith:3661*

[110] احمد بن حنبل، المسند (دار الکتب العلمیہ، بیروت س ن)، ۲۵۳/۶
*Ahmad Bin Hanbal,Al-Musnad(Dar-ul-Kutab-al-Ilmia,Beroot,Seen Meen),6/253*

[111] احمد بن حنبل، فضائل الصحابۃ (طبع بدار العلم للطباعۃ والنشر، سعودی عرب، س ن)، ۷۲/۱
*Ahmad Bin Hanbal,Fazail e Sahabah(Tabah Bidar-el-Ilm,SaudiArab),1/72*

" مسلمانوں میں سے کسی کے مال نے مجھے ابو بکر کے مال سے زیادہ فائدہ نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال میں ایسے تصرف فرماتے تھے جیسے اپنے مال میں۔"
اس پس منظر سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف اوقات میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں مختلف چیزوں کے تحائف پیش کیا کرتے تھے جو کہ نبی اکرم ﷺ کے ذرائع معاش میں سے ایک ذریعہ تھے۔

### 4۔ خلاصہ بحث

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ اہل اسلام کے لیے مکمل نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ میں وہ تمام صفات جمع تھیں جو کسی بھی گوشۂ زندگی میں مطلوب ہو سکتی ہیں۔ آپ ﷺ کی عبادات واَخلاق، آپ کی جنگیں، آپ کی مساعئ امن، آپ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی مسلمانوں کے لیے مکمل نمونہ ہے۔ جہاں آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے دیگر معاملات میں ایک مکمل رہنمائی دی اور عملی تصویر پیش کی، وہیں آپ نے انسانیت کے لیے معاشی نظام کا ایک بہترین پہلو متعارف کروایا جس میں اِنفرادی اور اِجتماعی معاش کے حصول کے خطوط واضح کیے۔ آپ ﷺ نے حلال اور عزت والا ذریعۂ معاش اختیار کرکے اپنی اُمت کو یہ تعلیم دی کہ وہ حلال اور باعزت ذریعۂ معاش اپنا کر ہی اپنی اور زیر کفالت اَفراد کی معاشی ضروریات کو پورا کیا جائے۔ منصبِ نبوت پر سرفراز ہونے سے قبل گلہ بانی اور کچھ عرصہ بعد تک آپ نے تجارت کو ذریعۂ معاش بنایا۔ اس سلسلہ میں آپ ﷺ کے متعدد تجارتی اسفار بھی بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ جب اُمّ المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے عقد میں آئیں تو اُن کی تمام تر دولت اور تجارت بھی آپ کے پاس آئی اور یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے معاشی تفکرات کو کم کر دیا اور آپ دل جمعی کے ساتھ دعوت میں مگن رہے۔ کتبِ سیرۃ میں کہیں نہیں ملتا کہ آپ کبھی کسی پر بوجھ بن کر رہے ہوں بلکہ آپ ہمیشہ سے خود کفیل رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت مطہرہ پر چل کر ہمیں بھی اپنے ذرائع معاش کو مضبوط تر بنانا چاہیے۔ اسی مقصد کے لیے درج ذیل مضمون تحریر کیا گیا ہے۔

## مصادر و مراجع


۱۔ التبریزی، مشکوۃ المصابیح، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن
*Al-Tabraizi,Mishkat-Ul-Masabeeh ,Makataba Rehmania,Lahore*

۲۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب البیوع، باب کسب الرجل و عملہ بیدہ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن
*Al-Bukhari,Muhammad Bin Ismaeel,Al-Jame Al-Saheeh,Kitab-ul-Bayoo,Bab Kasb e alrajule,Maktabah Rehmania,Lahore*

۳۔ ڈی ایس مارگولیتھ، محمد اینڈ دی رائز آف اسلام، لندن، ۱۹۰۵ء

DS Margolith, Muhammad and the Rise of Islam ,Londran,1905

۴۔ابن سعد،الطبقات الکبری،دار الکتب العلمیہ بیروت، س ن

*Ibn e Saad, Al-Tabqaat ul Kubra ,Dar ul Kutab Al-Ilmia ,Beroot,Seen Meen*

۵۔ابن حجر،احمد بن علی بن محمد، فتح الباری،دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن

*Ibn e Hajar,Ahmad Bin Ali Bin Muhammad ,Fatah Ul Baari,Dar ul Kutab Al-Ilmia ,Beroot,Seen Meen*

۶۔الشامی، محمد بن یوسف، سبل الہدی والرشاد، دار صادر، بیروت س ن

*Al-Shami,Muhammad Bin Yousuf,Subl ul Huda Wal Rishad,Dar e Sadar,Beroot*

۷۔ابن جوزی،ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد،الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ ،دار الکتب العلمیہ، بیروت،۱۹۹۹م

*Ibn e Jouzi,Abdulrehman Bin Ali Bin Muhammad,Al-wafa Be Ahwal Al-Mustafa,Dar ul Kutab Al-Ilmia ,Beroot,1999*

۸۔نعیمی، مفتی احمد یار خان، مرآۃ المناجیح، قادری پبلشرز، لاہور، س ن

*Naeemi, Mufti Ahmad Yaar Khan,Miraat-Ul-Manajeeh,Qadri Publishers,Lahore*

۹۔بدر الدین عینی، محمود بن احمد بن موسی، عمدۃ القاری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۱م

*Badr-ul-Deen Aini,Mahmood Bin Ahmad Bin Mousa,Umdat-Ul-Qari,Dar ul Kutab Al-Ilmia ,Beroot,2001*

۱۰۔السجستانی، سلیمان بن اشعث، امام، السنن، کتاب الادب، باب فی کراہیۃ المراء، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن

*Al-Sajastani,Suleman Bin Ashas,Al-Sunnan,Kitab-Ul-Adab,Bab Fi Karahyat-el-Mara,Maktaba Rehmania,Lahore,Seen Meen*

۱۱۔الزرقانی، شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیا، دار الکتب العلمیہ، بیروت،۱۹۹۶م

*Al-Zarqani,Sharah-ul-Zarqani Ala Mawahab-ul-Dunia,Dar-ul-Kutab-al-Ilmia,Beroot,1996*

۱۲۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن

*Ibn e Hajar Askalani,Ahmad Bin Ali,Al-Isabah Fi Tamyeez-el-Sahabah,Dar-ul-Kutab Al-Ilmia,Beroot,Seen Meen*

۱۳۔الدہلوی، عبدالحق، مدارج النبوۃ، شبیر برادران، لاہور، س ن

*Al-Dahlvi,Abdulhaq,Madarj-ul-Nabuwwah,Shabbir Brothoran,Lahore,Seen Meen*

۱۴۔الترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع، ابواب المناقب، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن

*Al-Tirmazi,Muhammad Bin Eisa,Al-Jame,Maktaba Rehmania,Lahore,Seen Meen*

۱۵۔احمد بن حنبل، المسند، دار الکتب العلمیہ، بیروت س ن

*Ahmad Bin Hanbal,Al-Musnad,Dar-ul-Kutab-al-Ilmia,Beroot,Seen Meen*